## سوال

(404) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام، تلبیہ اور غسل برائے احرام

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ہی میں احرام باندھا اور غسل فرمایا تھا؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے نہیں بلکہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مواقیت کا تعین کرتے ہوئے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات قرار دیا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ آپ ایک چیز کا تعین فرمائیں اور پھر خود ہی اس کی مخالفت بھی کریں، چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا اور فرمایا:

(ہن لہن' ولمن اتی علیہن من غیر اہلہن' ممن اراد الحج والعمرة' فمن کان دونہن فمن اہلہ' حتی اہل مکة یہلون منہا) (صحیح البخاري' الحج' باب مہل اہل مکة للحج والعمرة' ح: 1524 وصحیح مسلم' الحج' باب مواقیت الحج' ح: 1181)

''یہ ان علاقوں کے لوگوں کے لیے بھی میقات ہیں اور دوسرے علاقوں کے ان لوگوں کے لیے بھی جو یہاں سے گزریں اور ان کا حج وعمرہ کا ارادہ ہو۔ اور جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں تو وہ اپنی اپنی جگہ سے احرام باندھ لیں حتیٰ کہ اہل مکہ مکہ ہی سے احرام باندھ لیں۔''

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد گرامی کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

(ما اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا من عند المسجد یعنی مسجد ذي الحلیفة) (صحیح البخاري' الحج' باب الاہلال عند مسجد ذي الحلیفة' ح: 1541 وصحیح مسلم' الحج' باب امر اہل المدینة بالاحرام ... الخ' ح: 1186)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ کے پاس احرام باندھا تھا۔''

ذوالحلیفہ ہی میں آپ نے غسل فرمایا تھا چنانچہ خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ذوالحلیفہ میں احرام باندھا اور غسل فرمایا تھا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

**کتاب المناسک : ج 2 صفحہ 289**

محدث فتویٰ